قسط (۳)

مرتب: مولانا حافظ عرفان الحق اظہار حقانی
مدرس جامعہ دارالعلوم حقانیہ

عہد طالبعلمی میں مولانا سمیع الحق مدظلہ کے علمی منتخبات

ماخوذ از خودنوشت ڈائری ۱۹۵۳ء

عم محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آٹھ نو سال کی نوعمری میں معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ ان ڈائریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے معمولات شب و روز اور اسفار کے علاوہ اعزہ و اقارب' اہل محلہ و گردو پیش اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال و واقعات درج فرماتے۔ آپ کی اولین ڈائری ۱۹۴۹ء کی لکھی ہوئی ہے۔ جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔ احقر نے جب ان ڈائریوں پر سرسری نگاہ ڈالی تو معلوم ہوا کہ جابجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ تحقیقی عبارت' علمی لطیفہ' مطلب خیز شعر' ادبی نکتہ اور تاریخی عجوبہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کرلیا۔ اس پر دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نچوڑ اور سینکڑوں رسائل اور ہزار ہا صفحات کے عطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں اور اسیرانِ ذوقِ مطالعہ استفادہ کرسکیں۔ تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔ اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اور موضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں .... (مرتب)

رسول اقدس ﷺ کی وفات پر حضرت فاطمہؓ اور حضرت عائشہؓ کا اظہار غم:

''پیارے باپ نے دعوت حق کو قبول کیا اور فردوس بریں میں نزول فرمایا۔ آہ! وہ کون ہے' جو جبریل امین کو اس حادثۂ غم کی اطلاع کردے'' ''الٰہی! فاطمہؓ کی روح کو محمد مصطفی ﷺ کی روح کے پاس پہنچادے۔ الٰہی مجھے دیدار رسول ﷺ کی مسرت عطا فرمادے''۔ ''الٰہی! مجھے اس معیت کے ثواب سے بہرور کردے۔ الٰہی مجھے رسول امین ﷺ کی شفاعت سے محروم نہ رکھنا۔''

حضرت عائشہ صدیقہؓ کے دل وجاں پر غم کی گھٹائیں چھا گئی تھیں اور زبان اخلاق نبوی کی ترجمانی کررہی تھی۔

''حیف' وہ نبی جس نے تمول پر فقر کو چن لیا۔ جس نے تو انگری کو ٹھکرادیا اور مسکینی قبول کرلی''۔ ''آہ! وہ دین پرور رسول ﷺ جو امت عاصی کے غم میں ایک پوری رات بھی آرام سے نہ سویا''۔ ''آہ! وہ صاحب خلق عظیم' جو ہمیشہ آٹھوں پہر نفس سے جنگ آزمارہا''۔ ''آہ! وہ اللہ کا پیغمبر' جس نے ممنوعات کو کبھی آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھا''۔ ''آہ! وہ رحمۃ

للعالمین ﷺ جس کا باب فیض، فقیروں اور حاجتمندوں کے لئے ہر وقت کھلا رہتا تھا۔ جس کا رحیم دل اور پاک ضمیر کبھی دشمنوں کی ایذاء رسانی سے غبار آلود نہ ہوا''۔ ''جس کے موتی جیسے دانت توڑے گئے اور اس نے پھر بھی صبر کیا''۔ ''جس کی پیشانی انور کو زخمی کیا گیا اور اس نے پھر بھی دامن عفو ہاتھ سے جانے نہ دیا''۔ ''آہ! کہ آج اسی وجود سرمدی سے ہماری دنیا خالی ہے۔'' (انسانیت موت کے دروازہ پر از ابوالکلام آزاد) ڈائری: ۱۲ر مارچ ۱۹۵۳ء

حجاج کا حضرت ابن زبیرؓ کی نعش کو سولی پر لٹکانا:

حجاج بن یوسف نے حضرت ابن زبیرؓ کی نعش سولی پر لٹکائی اس موقع پر حضرت اسماءؓ نے اپنے بیٹے کو دیکھا تو آپ نے اپنے بیٹے پر نظر ڈالی اور مظلومانہ اور دلیرانہ انداز سے فرمایا کہ کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ شاہ سوار اپنے گھوڑے سے اترے؟ علامہ شبلیؒ نے حضرت اسماء کے اس قول کا کس قدر اچھا ترجمہ کیا۔ ڈائری: ۱۳ر مارچ ۱۹۵۳ء

لاش لٹکی رہی سولی پہ کئی دن لیکن ان کی ماں نے نہ کیا رنج و الم کا اظہار
اتفاقات سے اک دن جو ادھر جا نکلیں دیکھ کر لاش کو بے ساختہ بولیں ایک بار
ہو چکی دیر کہ منبر پر کھڑا ہے یہ خطیب اپنے مرکب سے اترتا نہیں اب بھی یہ سوار

نزع کے عالم میں حضرت امیر معاویہؓ کے اشعار: سکرات کے عالم میں حضرت امیر معاویہؓ نے یہ اشعار پڑھے:

الالیتنی لم اعشی فی انملک ساعة ولم اک فی اللذات اعشی النواظر
(کاش میں نے کبھی سلطنت نہ کی ہوتی کاش لذتیں حاصل کرنے میں، میں اندھا نہ ہوتا)
وکنت کذی تمرین عاشق بلغة لیالی حتی زار ضنک المقابر (عقد الفرید)
(کاش میں اس فقیر کی طرح ہوتا جو تھوڑے پر زندہ رہتا ہے)

فھل من خالد اما ھلکنا وھل بالموت للناس عار
(اگر ہم مر جائیں گے تو کیا کوئی بھی ہمیشہ زندہ رہے گا۔ کیا موت کسی کیلئے عیب ہے) ڈائری: ۱۱ر مارچ ۵۳ء

حجاج بن یوسف کو مرض الموت میں سزا: حجاج ابن یوسف کو اللہ تعالیٰ نے اس کے ظلم کی سزا دنیا میں بھی دی۔ اس کے پیٹ میں بے شمار کیڑے پیدا ہو گئے اور جس کی وجہ سے اس کو سخت سردی لگتی تھی۔ اس وجہ سے اس کا گزارا آگ کے بغیر نہیں ہو سکتا تھا۔ اور اس کے گرد آگ کی انگھیٹیاں لگائی گئیں۔

حجاج کی امید رحمت: حجاج نے موت کے وقت آسمان کی طرف نظر اٹھا کر کہا کہ الٰہی مجھے بخش دے کیونکہ لوگ کہتے ہیں کہ تو مجھے نہیں بخشے گا۔ پھر یہ شعر پڑھا رب ان العباد قدایا سونی ورجائی لک الفداۃ عظیم
(الٰہی! بندوں نے مجھے نا امید کر ڈالا حالانکہ میں تجھ سے بڑی امید رکھتا ہوں، یہ کہہ کر اس نے آنکھ بند کر لیں)
جب حسن بصریؒ سے حجاج کا یہ قول بیان کیا گیا تو وہ پہلے متعجب ہوئے اور کہا کہ کیا واقعی اس نے یہ کہا؟

تو لوگوں نے بتایا کہ ہاں ایسا ہی کہا ہے۔ تو فرمایا ''تو شاید'' یعنی اب شاید بخشش ہو جائے۔

(البدایۃ والنہایۃ ج۹ ص ۱۳۸ منقول از انسانیت موت کے دروازے پر مولانا ابوالکلام آزاد) ڈائری: ۲۶ رجنوری ۱۹۵۳ء

اشعار در مدح شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق :

حق بحقه د باطل دا پاره چڑق دے ہر فرعون لره موسیٰ لیگلے حق دے

نن ماحی د جهالت شیخ عبدالحق دے حق سیلئی او د باطل مثال د بق دے

ماشی تختی چه سیلئی پرے شی ہو سیره دا خبره د حیران چه نه کڑے هیره (۱)

(از حیران اکوڑوی) ڈائری: ۳ رفروری

۵۳ء کی تحریک ختم نبوت سے متعلق شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کا ایک تقریری اقتباس:

مرزا قادیانی انگریزوں کا بیڑا اٹھانے والا: انگریزوں نے جب دامن ختم نبوت کو تار تار کرنے اور جذبہ جہاد کو مسلمانوں کے دلوں سے نکالنے میں ہزار کوششوں کے باوجود کامیابی نہ پائی تو ان کے ابلیسانہ عزائم کو تکمیل تک پہنچانے کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویٰ نبوت کرتے ہوئے بیڑا اٹھایا۔ علماء حق نے اس کے دجل نبوت کا بھرم کھول کر بے نقاب کیا۔ جس کے نتیجہ میں یہ موجودہ تحریک سامنے آئی۔

تحریک ختم نبوت کے مقاصد: یہ موجودہ تحریک ارباب بست وکشاد کو اسلامی فریضہ پورا کرنے اور عوام کے جائز اسلامی مطالبات کو ان تک پہنچانے کیلئے چلائی گئی ہے۔ اس کا مقصد صوبوں کی حکومتیں یا مرکزی حکومت کو بدلنا نہیں اور نہ ہی یہ پاکستان کی سالمیت کو نقصان پہنچانے کی غرض سے چلائی گئی ہے۔ بعض لوگ اس کو غلط رنگ دے کر اس زمرے میں ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ میں اس سلسلے میں مرکزی حکومت سے اپیل کرتا ہوں کہ مسلمانوں کے مطالبات پر ٹھنڈے دل سے غور فرما کر منظور کریں۔

اسلام اور عوام دشمن وزیر خارجہ: ایسے شخص کو وزارت خارجہ کی مسند پر متمکن رہنے دینا جس کی ۹۵ فیصد پاکستانی عوام مخالف ہو اصول دانائی سے بعید ہے اور ایسا شخص جس کی رعایا دشمن ہو وہ کب اس قوم کا خیر خواہ ہو سکے گا؟

مسلمان اور قادیانی اختلاف: مسئلہ ختم نبوت میں مسلمانوں اور قادیانوں کا اختلاف شیعہ، سنی کے مانند نہیں بلکہ یہ ایک ایسا اختلاف ہے جیسا کہ مسلمان اور مشرک میں ہوتا ہے۔ (ڈائری ۱۵ تا ۲۰ مارچ ۵۳ء)

---

(۱) پشتو زبان میں یہ اشعار حضرت مولانا شیر علی شاہ صاحب کے زمانہ طالب علمی کے ہیں اس وقت مولانا حیران کا تخلص رکھتے تھے۔ بعد میں میرے ایک آیۃ کریمہ کی طرف توجہ مبذول کرانے پر اسے ترک کر دیا گیا۔ اشعار کا خلاصہ یہ ہے کہ حق بجا طور پر باطل کے لئے آسمانی بجلی ہے، ہر فرعون کے لئے اللہ نے ایک موسیٰ بھیجا ہے، آج جہالت کے مٹانے والے شیخ عبدالحق ہیں حق آندھی اور باطل اس کے سامنے مچھر ہوتا ہے، جو آندھی کے سامنے نہیں ٹھہر سکتا۔ حیران کی یہ بات بھول نہ پاؤ (سمیع الحق)

دیگر اقتباسات:

بنی اسرائیل پر بخت نصر کا تسلط: بنی اسرائیل جب حد سے (سرکشی اور مظالم میں) تجاوز کر گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر بخت نصر جیسا ظالم مسلط کیا جس نے بیت المقدس کو بھی ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

غرور و تکبر اور اسلام: غرور تکبر اور مسلمانی جمع نہیں ہو سکتے۔ حضرت علیؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب ایک انسان پیشاب کے دو راستوں سے پیدا ہوا ہے تو اسے تکبر زیبا نہیں۔ (ڈائری: ۱۵ تا ۲۰ مارچ ۵۳ء)

تحریک ختم نبوت کے علمبرداروں پر مظالم: تحریک ختم نبوت کے علمبرداروں اور فدائین پر جو بے تحاشہ مظالم ڈھائے جا رہے ہیں اس سے آج حجاج بن یوسف' بخت نصر' فرعون' اور نمرود کی یاد تازہ کی جا رہی ہے۔

ختم نبوت قرآن واحادیث کی روشنی میں:

ماکان محمد ابا احدٍ من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین. (الآیة)

☆ قال رسول اللہ ﷺ مثلی ومثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنیٰ بیتا فاحسنه واجمله الاموضع لبنة من زاویة فجعل الناس یطوفون ویعجبون له ویقولون هلاوضعت هذا اللبنة وانا خاتم النبیین.

☆ قال رسول اللہ ﷺ ان لی اسماً انا محمد وانا احمد وانا ماحی الذی یمحوالله بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب الذی لیس بعده نبی .

☆ قال رسول اللہ ﷺ اذا وضع السیف فی امتی لم ترتفع عنها الی یوم القیامة ولا تقوم الساعة حتی تلحق قبائل من امتی بالمشرکین وحتی تعبد قبائل من امتی الاوثان وانه سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلهم یزعم انه نبی الله وانا خاتم النبیین لانبی بعدی.

☆ قال رسول اللہ ﷺ لوکان بعدی نبی لکان عمر ابن الخطاب

☆ قال رسول اللہ ﷺ لعلی اماترضی یاعلی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسیٰ الاانه لانبوة بعدی . (۲۵ر مارچ)

مختصر سوانح رسول ﷺ و تاریخ ابتدائے اسلام: محمد ابن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف۔ ولادت ۹ ربیع الاول ۱ عام الفیل۔ شادی حضرت خدیجہؓ سے ۲۵ برس کی عمر میں۔ ۴۰ ربرس کی عمر میں وحی کا نزول غار حرا میں ۱۲ نبوی ۲۷ ر رجب کو معراج ہوئی۔ یکم ربیع الاول ۱ ھ کو ۵۱ برس ۵ مہینے کی عمر میں ہجرت کی۔ ۲ھ کو اذان کی مشروعیت' خانہ کعبہ کا قبلہ بننا اور رمضان کے روزے فرض ہونا' اولین معرکہ کفر و اسلام و بدر کا وقوع ۳ھ زکوٰۃ کی فرضیت' دوسرا معرکہ کفر و اسلام احد۔ ۴ھ کو شراب کی حرمت ۵ھ کو عورتوں کو پردہ کا حکم

اور جنگ خندق کا وقوع۔ ۶ھ صلح حدیبیہ وعہد نامہ اور بادشاہوں کے نام اسلام کی دعوت دینے کے مکتوبات۔ جس پر حبشہ کے شاہ نجاشیؒ شاہ منذر، حاکم یمن باذان وغیرہ کا اسلام لانا اور شاہ ایران خسرو کا خطِ مبارک کو چاک کرنا۔ جبکہ اسکندریہ اور مقوقس کے شاہ مسلمان تو نہ ہوئے لیکن ہدایا اور عطایا بھیجے۔ ۷ھ ثمامہ والی نجد، جبلہ شاہ غسان، فروا بن عمرو خزاعی مسلمان ہوئے۔ ۸ھ خالد ابن ولید، عثمان ابن ابوطلحہ و عمرو بن العاص مدینہ منورہ میں مسلمان ہوئے۔ فتح مکہ و غزوہ حنین ۹ھ میں جنگ تبوک اور فرضیت حج ۱۰ھ حجۃ الوداع۔ ازواج مطہرات کے اسماء۔ حضرت خدیجہؓ حضرت سودہؓ حضرت عائشہؓ حضرت زینبؓ حضرت حفصہؓ حضرت ام سلمیٰؓ حضرت جویریہؓ حضرت ام حبیبہؓ حضرت میمونہ رضوان اللہ علیہن اجمعین۔ ۱۱ھ ۱۲ ربیع الاول وفات رسول اقدس ﷺ ۶۳ برس کی عمر میں۔ (۲۶۔۲۷ مارچ)

مزار سلمان فارسیؓ وزیارت گاہ کاظمینؒ:

مدائن کے قریب ایک مقام پر سلمان پارک ہے جس میں حضرت سلمان فارسیؓ کا مزار ہے۔ اور اس کے قریب ہی کاظمین شیعوں کی مقدس زیارت گاہ ہے۔ جس میں امام موسیٰ کاظم کے فرزندان سید ابراہیم اور سید اسماعیل کی قبور ہیں۔ ہلاکو خان نے اس زیارت گاہ کے گنبد اور میناروں سے طلائی لوٹ لی تھی۔ (۲۶ راپریل)

ضیاع عمر: لقد ضيعت عمری فی التلهی فآه ثم آه ولولم نیلنی رحمة من ربی لكنت من الهالكين والحال ان الزمان يذهب بالبر وليس لی من خیر خبر. حتىٰ طارت من شروری شرراً. نسينا نفوسنا وغرض خلقنا ونشطنا فانسيانا الله فان من لم يعرف قدر نفسه لم قدر ربه وفی انفسنا آيت وذلائل ولكن لانفقه. (۲۹ راپریل)

شرائط صلح الحديبية:

(۱) ان الرسول ﷺ يرجع من عامه هذه فلا يدخل علينا مكة. واذا كان العام القابل دخلها المسلمون فاقامو بهاثلاثاً معهم سلاح الراكب. السيوف فی القرب.

(۲) وضع الحرب بين الطرفين عشر سنين يأمن فيهن الناس ويكف بعضهم عن بعض

(۳) من اتى محمداً من قريش بغير اذن وليه رده عليهم ومن جاء قريشاً ممن مع محمد لم يردوه عليه

(۴) من احب ان يدخل فی عقد محمد وعهده دخل فيه ومن احب ان يدخل فی عقد قريش وعهد هم دخل فيه. (من محاضرات الامم الاسلامیہ ج ۱ ص ۱۲۶۔ مطبوعہ مصر ۱۳۵۳ھ) (۲ مئی)

سیرت الصدیقؓ: نام: ایام جاہلیت عبدالکعبہ بعد از اسلام عبداللہؓ۔ لقب: صدیق وعتیق۔ کنیت: ابوبکرؓ۔ قد اشتهر به نسب: عبداللہ ابن ابی قحافہ عثمان ابن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب۔ عمر: بوقت قبولِ اسلام ۳۹ سال۔ والدہ کا نام: سلمیٰ۔ کنیت: ام الخیر۔ پیدائش: عام الفیل سے ڈھائی برس بعد۔

وفات: ۲۲رجمادی الاخری ۱۳۷۱ھ یوم دوشنبہ عشاء مغرب کے درمیان۔ وصلی علیہ عمرؓ ودفن مع النبیؐ کل عمر ۶۳ برس۔

تذکرہ شاہ عبدالرحیمؒ: شاہ عبدالرحیمؒ کان عالماً عظیماً وصوفیاً وھو والد سیدنا الشیخ العلام شاہ ولی اللہؒ ومعاصر محی الدین عالمگیر اورنگزیبؒ واذا کان الشاہ فی الدکن مرید اللجھاد وذھب للشرکۃ فیہ من الدھلی مع الرفقاء المجاھدین فقام علیھم قطاع الطریق فجاھدوا معھم حتیٰ استشھدؒ وکان اسم والدہٖ الشیخ وجیہ الدین نسبہ ینتھی الی سیدنا عمر الفاروقؓ (۱۲رجنوری)

قیادت کی پیروی کے بارے حزم واحتیاط کی ضرورت: مسلمان جس نازک دور سے گزر رہے ہیں اگر انہوں نے حزم واحتیاط اور دوراندیشی سے کام نہ لیا اور بلا امتیاز ہر ایک رہبر کے پیچھے لگ گئے تو نہ صرف یہ کہ ان کو بے حد مشکلات کا سامنا ہوگا بلکہ قوی اندیشہ ہے کہ ان کی ہستی خطرہ میں پڑ جائے اور وہ صفحہ دہر میں حرف غلط کی طرح مٹا دیئے جائیں۔ (حضرت شاہ معین الدین اجمیریؒ) (۲راگست)

اسلام کی روحانی قوت: اسلام کی روحانی قوت ایک چٹان ہے جس سے جو قوت متصادم ہوتی ہے وہ خود پاش پاش ہوجاتی ہے یا اس میں ہی جذب ہوجاتی ہے۔ اسلام عام حوادث ونوازل کا مقابلہ کرتا ہوا اسی آن بان کے ساتھ قائم ہے۔ (مولانا محمد حبیب الرحمٰن عثمانی دیوبند) (یکم اگست)

ہندوستان کا وارث بہادر شاہ ظفر: میں ہندوستان کا وارث ہوں باغی نہیں ہوں۔ میرے ہی قصرِ انصاف میں مجھے قیدی بنا کے کھڑا کیا گیا ہے۔ یہ تاریخ کا ایک عبرتناک واقعہ ہے۔ بحمداللہ تیمور کی اولاد نے شہادت کی موت قبول کی۔ میں ہند کا شہنشاہ باغی نہیں ہوں۔ (شاہ ظفر ۱۸۵۸ء) (۳۱رجولائی)

قبولیت کی صورتیں: مولانا نانوتویؒ فرماتے ہیں کہ قبولیت عام کی دو صورتیں ہیں: ایک وہ قبول جو خواص سے شروع ہو کر عوام تک پہنچے اور دوسرا وہ جو عوام سے شروع ہو اور اسکا اثر خواص تک بھی پہنچ جائے۔ پہلا قبول علامت مقبولیت ہے نہ کہ دوسرا اور اس بات کی تصدیق اس حدیث سے بھی ہوتی ہے کہ اول بندہ سے اللہ تعالیٰ محبت کرتے ہیں پھر وہ ملاء اعلیٰ کو محبت کا حکم دیتے ہیں اور ملاء اعلیٰ والے اپنے سے نیچے والوں کو (سیرت سید احمد شہیدؒ ابوالحسن علی ندویؒ ص ۸۱) (۳راگست)

مسلمانوں کے انقلابی گروہ کو علماء کی رہنمائی:

اگر موجودہ دور میں علماء نے مسلمانوں کے انقلابی گروہ کی مذہبی رہنمائی نہ کی تو لادینیت کا ایک تلاطم خیز طوفان اس انقلاب کی پشت پر ہوگا جو نہ صرف مذہبی گروہ کا دشمن ہوگا بلکہ اسلام کو بھی کلی یا جزوی طریقے پر نقصان پہنچائیں گا۔ ہم کو آج ہی سے اس تیاری میں کمربستہ ہونا چاہیے (مولانا عبیداللہ سندھیؒ) (۴راگست)

(باقی آئندہ)